نگاہِ اولیں

شام کا انسانی المیہ

مدیر التحریر

اللہ رب العزت نے کلام پاک میں تاکید کے ساتھ دشمنانِ اسلام کی سازشوں سے متنبہ فرمایا ہے کہ اگر انہیں تم پر غلبہ حاصل ہو جائے تو وہ کسی بھی مؤمن کی قرابت یا عہد و پیمان کا بالکل لحاظ نہیں رکھیں گے؛ البتہ اپنے مفادات کی خاطر زبان سے انسانی حقوق کی پاسداری کا اظہار وغیرہ کرتے رہیں گے: كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ (۸) اشْتَرَوْا بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا فَصَدُّوا عَنْ سَبِيلِهِ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۹) لَا يَرْقُبُونَ فِي مُؤْمِنٍ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُعْتَدُونَ (التوبۃ ۱۰)

ان تلخ حقائق اور تجربات کی روشنی میں اہل ایمان کو ان کے ساتھ دلی محبت رکھنے اور انہیں ہمراز بنانے سے سخت منع فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ (۱۱۸) هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ (۱۱۹) إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ (ال عمران ۱۲۰)

تاریخ شاہد ہے کہ برطانوی استعمار نے 1917ء میں خلافت عثمانیہ کو توڑ کر مشرق وسطی کا جغرافیائی نقشہ تہ و بالا کر دیا، جس سے مسلم آبادی اندرونی خلفشار اور بیرونی مسائل میں مبتلا ہوئی۔ اور تاحال اسلام دشمن ممالک اپنے منصوبوں کے مطابق مطلوبہ نتائج اور فوائد سمیٹ رہے ہیں۔

موجودہ صورت حال بھی ان فرامینِ الٰہیہ کی تفسیر پیش کر رہی ہے۔ اب امریکہ، روس اور مغربی طاقتوں کو مزید مفادات کی خاطر اس نقشے میں پھر تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوتی نظر آ رہی ہے۔ اور یہ ساری افراتفری اسی تبدیلی کی راہ ہموار کرنے کی کڑیاں ہیں۔ اقوام متحدہ سمیت عالمی اداروں کی منفی کارکردگی اور فرائض کی انجام دہی سے غفلت کا محور مختلف حیلوں بہانوں سے جنگی ماحول کو زیادہ سے زیادہ گرمانے پر مرکوز ہے۔

شام پر مسلط ڈکٹیٹر حافظ الاسد نصیری کی خونریز کارروائیاں اس کے بیٹے بشار الاسد نے بھی جاری رکھیں۔ آخر 2011ء میں ''تنگ آمد بجنگ آمد'' کے مصداق حریت پسندوں کی تحریک شروع ہوئی۔ رفتہ رفتہ یہ تحریک خاصی تیزی سے کامیابی کی راہیں طے کرنے لگی، یہاں تک کہ 2014ء میں شامی عوام ظالم حکمران اور بیرونی مداخلت کاروں کے خلاف جنگ جیتنے کے بالکل قریب پہنچ چکے تھے۔ شام کی سرزمین بشار الاسد پر تنگ ہو چکی تھی۔ اقوام متحدہ بھی ظالم ڈکٹیٹر کے خلاف قرارداد پاس کرنے ہی والا تھا۔

شام میں اپوزیشن اتحاد کی اکثریت کے ''اسلامی جذبات'' کو دیکھ کر عالمی طاقتوں کی اسلام دشمنی میں زبردست بھونچال آیا، جس نے انہیں گہری سازشوں پر مجبور کر دیا۔ اور انہوں نے مسلمانانِ شام کی دشمنی میں کئی دوررس عملی اقدامات اٹھائے:

[۱] حریت پسندوں کے زیر قبضہ علاقوں میں اچانک ''داعش'' کا ڈرامائی ظہور ہوا، جس نے بزعم خویش ''خلافت اسلامیہ'' کے قیام کا اعلان کر دیا۔ ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے عظیم و مقدس نام کو استعمال کر کے نصرتِ دین کے شیدائیوں کو دشمنوں کے رینج میں اکٹھا کرنے کی سازش کی۔ ساتھ ہی شدید ترین ظالمانہ اقدامات اور

دہشت گردانہ کارروائیوں کی عالمی میڈیا پر بھرپور تشہیر کی، جس نے بہت سے سادہ لوح لوگوں کے ذہنوں سے حافظ الاسد اور بشار الاسد کے بھیانک مظالم تک بھلا دیے۔ انہی دہشت گردانہ اقدامات نے بشار الاسد کی ظالمانہ حکومت کو عالمی حمایت دلانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

دریں اثنا امریکہ نے بھی مبینہ طور پر داعش کو خفیہ طریقوں سے مالی امداد اور اسلحہ بھی فراہم کیا۔

داعش نے پیرس، امریکہ، پاکستان اور سعودی عرب سمیت متعدد ممالک میں دہشت گردانہ حملے کر کے انتہا پسند نوجوانوں کی حمایت اور عالمی میڈیا کی توجہ حاصل کی۔ حتیٰ کہ شام میں ان کے قدم جمتے دکھائی دیے۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ ان کی بشار الاسد حکومت کے ساتھ خفیہ مفاہمت تھی؛ کیونکہ داعش کے ظہور کے ساتھ ہی بشار الاسد کے اکھڑتے ہوئے قدم مضبوطی سے جم گئے۔ اور اپوزیشن اتحاد بٹ کر کمزور ہو گئی۔ اس طرح ''داعش'' اور ''بشار'' سائیکل کے دو پہیوں کی مانند متوازی چلنے لگے۔

داعش نے شام اور عراق کی عوامی تحریکوں کے اتحاد کو بری طرح نقصان پہنچایا۔ اور دیکھتے ہی دیکھتے سنی اکثریتی علاقوں پر قبضہ جما لیا۔ بشار نے جان بوجھ کر خاطر خواہ ردِ عمل نہ دکھایا، تاکہ سازش کے آخری مرحلے میں ان علاقوں کو ''داعش'' نامی ''خطرناک دہشت گردوں'' سے بازیاب کرانے کے بہانے اہل سنت عوام کی نسل کشی کا پورا پورا موقع حاصل کر سکے۔

[۲] ستمبر 2015ء میں روس اپنی پوری جنگی طاقت کے ساتھ شامی حریت پسندوں پر حملہ آور ہوا۔ ان مسلح کارروائیوں کے نتیجے میں بشار الاسد کی حامی نصیری فورسز کے علاوہ داعش بھی خوب فائدے میں رہی۔

[۳] روس اور چین نے فرانس کی تحریک پر پیش کردہ اقوام متحدہ کی قرارداد مذمت کو ویٹو کر دیا۔ ایک مسلم ملک نے بھی ان کی ہاں میں ہاں ملایا۔

[۴] روس نے ''تیسری عالمی جنگ'' کی بڑھکی کا حربہ استعمال کرکے امریکہ کو منافقت کا بڑا موقع فراہم کیا۔ اسی بہانے امریکہ کی منافقانہ پالیسی اور روس اور اس کے حامی ملک کی مسلح مداخلت نے ملک شام میں تباہی و بربادی پھیلانے کے سلسلے کو بہت تیز اور دیرپا کردیا۔

[۵] بین الاقوامی میڈیا بھی مسلم دشمنی میں ''خواہشات کو خبر بناتے ہوئے'' اکثریت کو اقلیت اور مظلوم کو ظالم ثابت کرنے کی کوشش میں مگن ہے۔ انہیں مسلمان اکثریت کی حریت پسندی' دہشت گردی نظر آتی ہے۔ جمہوری اصولوں کے خلاف عوام پر مسلط حکمران کا ظلم و ستم سرکاری رٹ قائم کرنے کی جائز کارروائی لگتی ہے۔

ملک شام میں جاری تحریک آزادی کے بارے میں ان کا منفی کردار دیکھیے کہ بشار الاسد اور اس کے قلیل حامیوں کی طرف سے جاری عوام الناس کے بے تحاشا قتل و تباہی اور روس وغیرہ کی کھلم کھلی مجرمانہ مداخلت کا تذکرہ اگر کبھی ہوتا ہے تو بھی نہایت معمولی انداز میں۔

گویا ساری دشمن طاقتیں اہلِ شام کی دشمنی میں مختلف روپ دکھارہی ہیں۔

[۶] اقوام متحدہ کی شامی عوام کے خلاف کارروائیاں بھی کچھ کم نہیں۔ ان کا نمائندہ ظالم قاتلوں کا حامی بن کر حلب شہر والوں کو مشورہ دیتا ہے: '' شام کا مسئلہ حل ہونے تک حکومت مخالف لوگ یہاں سے نکل جائیں۔'' یعنی وہ شام کی حکومت سونے کے پلیٹ میں سجا کر بشار الاسد کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا۔

اقوام متحدہ کب مسلمانوں کا حامی رہا ہے؟! سلامتی کونسل کا مقرر کردہ ہر نمائندہ شامی عوام کی تحریکِ آزادی کا مخالف اور ظالم نصیریوں کا حامی رہا۔ امن پسندی کے ایوارڈ یافتہ کوفی عنان نے جنیوا معاہدہ 2012ء میں اقوام متحدہ کی طرف سے حکومت مخالف اکثریت کی تحریک کو روکنے کی کوشش کی، جبکہ کامیابی اس تحریک کے قدم چومنے کے بالکل قریب تھی۔ کوفی عنان نے عرب ممالک اور ترکی کو دھوکہ دیتے ہوئے شام میں پرامن طور پر نیا سیاسی نظام قائم کرنے کی کوشش کی۔ جس میں بشار الاسد کے وجود اور عدم کا مسئلہ معلق رکھا گیا۔

اس پروگرام کی ناکامی پر مندوب نے استعفیٰ دیا۔ چندماہ بعد اخضر ابراہیمی نے اپنے پیش رو کوفی عنان کی سازش کو آگے بڑھاتے ہوئے جنیوا کا دوسرا معاہدہ کرایا۔ اس کی ناکامی کے بعد اگلے نمائندے نے بدتر منصوبہ پیش کیا۔ اور شام کے مسئلے کو صرف روسی نکتہ نظر سے دیکھتے ہوئے ''بشارالاسد کی زیر نگرانی'' نیا سیاسی نظام قائم کرنے کا فارمولا پیش کیا، جسے اقوام متحدہ کی حمایت بھی حاصل ہو۔

غرض اقوام متحدہ کا کوئی بھی نمائندہ شام کے مسئلے کو عدل وانصاف اور عوامی امنگوں کے مطابق حل کرنے کا قائل ہی نہیں ہوا؛ کامیابی دور کی بات ہے۔

ان غیر انسانی اقدامات اور اہل حلب کے حصار اور بھوک و پیاس میں مبتلا عوام کو روسی تسلط قبول نہ کرنے کی صورت میں مزید قتل وخونریزی کی نوید سنانے لگے۔

عجیب ہے کہ پوری دنیا اقوام متحدہ کے نمائندے کی دھمکیاں سن رہی ہے: اگر مشرقی حلب سے جنگ جو حریت پسند نکل نہ جائیں تو اس سال کے آخر تک حلب مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا۔ پھر اس پر مستزاد یہ بیان کہ ''اس تباہی کی ذمہ داری شامی حریت پسندوں پر عائد ہوگی۔''

گویا دنیا میں روس اور روسی فوج کے علاوہ کسی انسان کی کوئی حیثیت ہی نہیں، کہ وہی جو کچھ چاہیں کر بیٹھیں!

عرب ممالک کی خلیجی تعاون کونسل اور ترکی کابینہ کے اجلاس کے بعد نشر کردہ مشترکہ اعلامیہ میں زور دے کر کہا گیا: ''شام اور عراق کی سالمیت اور وحدت کا تحفظ ضروری ہے، لہٰذا ایران اور روس کو مداخلت کی پالیسی ترک کرنی ہوگی۔''

بین الاقوامی ذرائع ابلاغ کے مطابق جنوری 2016ء کے بعد شام میں روسی اور ایرانی حملوں کا نشانہ داعش کے بجائے زیادہ تر بازار، ہسپتال، مساجد، جیل، تعلیمی ادارے اور مقامی مسلح عسکری گروپ ہی بنے ہیں۔

فروری 2016ء میں ایرانی حکومت نے دعویٰ کیا: ''شام میں روسی فوج اور جنرل قاسم سلیمانی کی زیر قیادت ایرانی فورسز مل کر فتوحات حاصل کر رہی ہیں۔''

ان مزعومہ فتوحات کی خاطر انہوں نے ہر قسم کے ممنوعہ ہتھیاروں سے بے تحاشا بمباری اور کیمیاوی گیسوں کا خوب استعمال کیا۔ شامی پناہ گزینوں پر بھی حملے ہو رہے ہیں۔ نہتے امن پسند شامی مسلمان مسلسل گھروں میں مقید ہو کر فاقوں سے بری طرح متاثر ہیں۔

اکتوبر 2016ء میں روس نے شام کی غیر قانونی و نام نہاد حکومت کے نام پر مستقل فوج مسلط کرتے ہوئے امریکہ، نیٹو اتحاد، ترکی اور عرب ممالک سب کو نظر انداز کر دیا۔ اس طرح روس اعلانیہ شام پر قابض ہوا۔

ظالم بشار الاسد کو اپنی سرزمین پر روس کو بلانے کا کیا جواز تھا، جس کی حکومت ملک کے چوتھائی حصے پر بھی قائم نہیں تھی، اور وہ پشتوں سے اپنے عوام کو ہر ممکن ذریعے سے قتل و غارت کا نشانہ بنا رہا ہے!!

اب امریکی اتحادیوں نے ''داعش'' کا نام لے کر اپوزیشن اتحاد پر ہی تاک تاک کر حملے کیے، پھر ''Sorry'' کہہ کر منہ موڑ لیا۔ روس وغیرہ نے تو کھل کر ظالم بشار کے مخالفوں پر شدید فضائی حملے کیے۔

23-4-2016 کو میڈیا پر نشر ہوا کہ اقوام متحدہ اور عرب لیگ کے مشترکہ اندازے کے مطابق ملک شام کے اس انسانی المیے اور فتنے میں اب تک 400000 اموات ہوئی ہیں۔

حزب اللہ سمیت شامی سرکاری فوجی ہلاکتوں کی تعداد 15800 سے 19000 تک بتائی جاتی ہے۔ جن میں سے 1200 ایرانی حکومت کے ماتحت لڑ رہے تھے، ان میں 468 ایرانی، 546 افغانی اور 127 پاکستانی شامل ہیں۔ داعش کے مسلح جنگجو 11552 اور کل 18000 سے 139000 تک مارے گئے۔

شام کی کل آبادی 22000000 کا آدھا حصہ بے گھر ہوا ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق 4000000 شام سے ہجرت کر گئے ہیں، جن میں سے آدھی تعداد بچوں کی ہے۔ اندرون ملک 7400000

افراد بے گھر ہوئے ہیں۔ پناہ گزینوں کی حالت زار بشمول 2800000 بچوں کے انتہائی خطرناک ہے۔

اس اندوہناک انسانی المیے پر نام نہاد حقوقِ انسانی کی تنظیمیں، این جی اوز اور امن و مساوات کے دعویدار ممالک سب مجرمانہ خاموشی اور چشم پوشی کے ذریعے ظالموں کی حوصلہ افزائی اور مظلوموں کے زخموں پر نمک پاشی کر رہے ہیں۔ مظلوم کی حمایت اور ظالم کی مخالفت کے دعویدار بعض نام نہاد اسلامی ملک بھی مجرمانہ خاموشی اختیار کیے بیٹھے ہیں۔

اس اندوہناک انسانی المیے میں مخلص اور انصاف پسند اہل اسلام کو شامی مسلمانوں کی حمایت میں ہر ممکن آواز اٹھانا، ان کی مالی امداد کرنا اور ان کے حق میں رب العزت کی بارگاہ میں خصوصی دعائیں کرنا چاہیے۔

مسلم حکمرانوں کو چاہیے کہ امریکی منافقت اور مغربی سازشوں کا شکار بننے کے بجائے روس کے ساتھ اقتصادی معاملات اور تجارت کا سلسلہ ملتوی کر دیں۔ دنیا بھر کو یہ پیغام ملنا ضروری ہے کہ روس اور اس کے حامیوں کی ملکِ شام میں دخل اندازی امت اسلامیہ کو ہرگز قابل قبول نہیں۔

حکومت پاکستان کو بھی اسلامی اخوت کا مظاہرہ کرتے ہوئے شامی عوام کے ساتھ عملاً بھرپور ہمدردی کرنا چاہیے۔ اور ساتھ ہی اس امر پر بھی کڑی نظر رکھنے کی اشد ضرورت ہے کہ وطن عزیز میں بھی بیرونی عناصر کے ایجنٹ شام کی سی صورت حال پیدا کرنے کی کوشش نہ کریں۔ اس سلسلے میں داعش کے حامی نادان نوجوانوں اور دیگر انتہا پسند جماعتوں کی بھی خاص نگرانی کرنا ضروری ہے، مبادا یہ فتنہ پاکستان کو بھی شام جیسی سنگین صورت حال سے دوچار کر دے!

[O][O][O][O][O][O][O][O][O][O][O][O]